یورپ کی خوبیاں اور بُرائیاں

کلکتہ یونیورسٹی کانووکیشن کی صدارت کرتے ہُوئے سر تیج بہادر سپرو نے جو ایڈریس پڑھا۔ اس میں ہندوستانی نوجوانوں کو نصیحت کی۔ کہ:۔

"ہندوستان کی مختلف جماعتوں کے سیاسی نظریات اور سیاسی خیالات سب یورپ کی پیداوار ہیں۔ اور مجھے جُرأت کے ساتھ کہنا چاہیئے۔ کہ یورپ موجودہ زمانہ میں ہمارے لئے ایک انتباہ ہے۔ ایک خطرہ ہے۔ ہمیں اس کے پیچھے چلنے کے بجائے اس کی پیروی سے احتراز کرنا چاہیئے"

(زمزم ۱۹۔ مارچ ۱۹۴۱ء)

اس میں اگر تھوڑی سی ترمیم کرلی جائے تو یہ ایک زریں نصیحت ہے۔ یورپ میں بعض خوبیاں بھی ہیں۔ اور ان کو نظر انداز کرنا موجب نقصان ہے۔ مثلاً یورپ کی مختلف اقوام بالخصوص برطانیہ اور امریکہ نے اس زمانہ میں جس عزم و استقلال صبر و تحمل جُرأت و مردانگی۔ قومی مفاد کی خاطر شاندار قربانی و ایثار۔ ظلم وجبر کا مقابلہ شدائد و مشکلات کی برداشت۔ پابندی قانون اطاعتِ حکام۔ بلند خیالی و علو ہمتی۔ وطن دوستی بیداری و مستعدی اور محنت و مشقت وغیرہ وغیرہ اوصافِ حمیدہ کا شاندار مظاہرہ کیا ہے۔ وہ ہر ہندوستانی کے لئے مشعلِ راہ ہونا چاہیئے اور اس نصیحت پر جو سر سپرو نے کی عمل کرتے وقت ان باتوں کو کبھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے کہ یہی یورپین اقوام کی زندگی۔ اور ان کی شاندار ترقیات کی اساس و بنیاد ہیں۔ اور سر سپرو کا بھی یہی منشا ہے۔ البتہ مغربیت کے ساتھ الحاد و زندقہ۔ بے دینی و لا مذہبیت۔ دہریت و مادہ پرستی۔ ضلالت و گمراہی۔ بے راہ روی و بد اطواری۔ فواحش سے آلودگی۔ گناہوں میں بے باکی کا ایک بے پناہ طوفان اُمڈ آیا ہے اور پھر مغربی تعلیم یافتہ نوجوانوں میں عافیت کوشی و تن آسانی۔ آرام طلبی۔ اسراف و تبذیر محنت سے عار۔ جھوٹی نمود اور ناموری کی خواہش تفنیع و نمائش پرستی وغیرہ بے شمار لعنتیں نمودار ہو رہی ہیں۔ اور ان چیزوں نے مل ملا کر ایشیا بالخصوص ہندوستانی تمدن کو تہ و بالا کر دیا ہے اور اس لحاظ سے یورپ فی الواقعہ ہمارے لئے ایک انتباہ ثابت ہو رہا ہے۔ ایک خطرہ ہے اور ہمیں اس کے پیچھے چلنے کی بجائے اس کی پیروی سے احتراز کرنا چاہیئے پھر یورپ کی بعض اقوام بالخصوص جرمنوں نے تہذیب و تمدن کے اس زمانہ میں جس وحشت و بربریت۔ بین الاقوامی ضوابط کی عدولی۔ معاہدات کی پامالی۔ بنی نوع انسان کے خون کی بے حرمتی۔ جھوٹ۔ فریب کاری اور ظلم و ستم کی خوفناک مثالیں پیش کی ہیں۔ انسانیت کے بقاء و قیام کے لئے ان سے اجتناب لازمی ولابدی ہے۔ اور یہی وہ بد عادات ہیں۔ جن سے اجتناب کی سر سپرو نے تلقین ہے:۔

ہستی باری تعالےٰ کا ثبوت

ملک معظم نے اپنی رعایا سے خواہش کی ہے۔ کہ ۲۳ر مارچ کو مستقبل کے لئے طاقت اور راہ نمائی کے حصول کی غرض سے عام دُعا کی جائے۔ مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ نے ۱۸ر مارچ کو لنڈن میں ایک پبلک تقریر کرتے ہُوئے کہا:۔

"خدا تعالےٰ کی امداد سے ہم ثابت کر دیں گے۔ کہ مختلف ممالک کی کامن ویلتھ جو آزادی پر مبنی ہو۔ شدید ترین جھٹکوں میں بھی زندہ رہنے کی طاقت رکھتی ہے"

اور تو اور ہٹلر نے ۲۴۔ فروری کو نازی پارٹی کی اکیسویں سالگرہ پر جو تقریر کی۔ اس میں کہا:۔

"مجھے یقین ہے۔ کہ خدا آئندہ بھی ہم پر اپنی رحمتیں نازل کرے گا۔ اور میں پُورے یقین کے ساتھ اسی سے امیدیں وابستہ کئے ہُوئے ہوں"

یورپ مادہ پرستی میں غرق یورپ کے عمائد کی زبان پر خدا تعالےٰ کا نام آنا اور بار بار آنا اور ان کی نگاہوں کا بار بار خدا تعالےٰ کی طرف اُٹھنا۔ اور اسی سے اپنی امیدوں کو وابستہ ظاہر کرنا اس جنگ کا ایک خوشکن پہلو ہے۔ ملک معظم اور مسٹر چرچل کا خدا تعالےٰ سے مدد کی امید رکھنا تو ایسی بات ہے جو سمجھ میں آسکتی ہے۔ لیکن ہٹلر کا اپنی ہولناک سفاکیوں اور بے گناہوں کی شدید خونریزی اور کسی قسم کی تمیز کے بغیر بیدردانہ قتل عام کرتے ہُوئے خدا تعالےٰ کی طرف سے رحمتوں کے نزول کی توقع رکھنا حد درجہ کی ستم ظریفی ہے جس سے کم سے کم یہ تو ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسے اپنے عظیم الشان سامانوں کے باوجود اپنی بے بسی اور بے چارگی کا احساس ہو چکا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کا نام بے اختیار اس کی زبان پر آرہا ہے۔ دراصل ایسے لوگوں کی طرف سے اس قسم کی باتیں خدا تعالےٰ کی ہستی پر ایک زبردست دلیل ہیں۔ اور ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ فطرت کی آواز ہے۔ شدید مصائب کے وقت میں جب چاروں طرف نظر ڈالنے سے انسان کو یاس ہی یاس نظر آتی ہے اور کہیں کوئی سہارا اور آسرا نہیں ملتا۔ تو عالم اضطراب و اضطرار میں اس کی رُوح بے اختیار اپنے حقیقی ملجا و ماویٰ کی طرف جھکتی اور اسی سے مدد چاہتی ہے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۱ امان ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ساڑھے نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو آج اعضا اور سر اور شکم میں درد کی شکائت رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آج عصر کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ملک عطاء اللہ صاحب بی۔ اے ولد ملک خدا بخش صاحب لاہور کا نکاح سرور سلطان صاحبہ بنت حاجی نصیر الحق صاحب دہلی سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

ہم خرما و ہم ثواب

ہر شخص کی یہ خواہش ہے کہ اس کے پاس ایسا روپیہ جمع ہو جائے۔ جو اس کی غیر معمولی ضرورتوں کو پورا کرنے والا ہو۔ اور ایسے موقعہ پر قرض لینے یا کسی کا محتاج ہونے سے بے نیاز کر دے۔ اس غرض کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ پر فرما چکے ہیں۔ کہ

امانت تحریک جائداد اسی غرض کے لئے ہے۔ چاہیئے کہ ہر احمدی اپنی ماہوار آمد سے کچھ نہ کچھ بچت کر کے رکھتا جائے۔ جو اسے تین سال کے بعد اکٹھا مل جائیگا۔ کیا آپ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی اس تحریک میں شامل ہیں۔ اگر نہیں تو آج سے شامل ہو جائیں۔ تا آپ کے لئے سرمایہ بن جائے۔ آپ یاد رکھیں۔ کہ اپنے طور پر کوئی رقم بچا نہیں سکتے۔ پس آپ فوراً شامل ہو جائیں۔

اگر آپ کے پاس روپیہ پڑا ہے۔ اور وہ آپ کو چھ ماہ سال یا دو سال کے بعد درکار ہے۔ تو ایسا روپیہ آپ امانت تحریکِ جائداد میں بھیج دیں۔ تا سلسلہ کے کام آوے۔ اور آپ کو اس کا ثواب ہو۔ اور روپیہ محفوظ ہونے کے علاوہ وقت پر مل جائے۔ نیز یہ فائدہ ہے۔ کہ یہ روپیہ زکوٰۃ سے بھی آزاد ہوگا۔ کیونکہ سلسلہ کے کام آئیگا۔ کوپن پر تصریح فرما دیں کہ کب تک کے لئے ہے۔

اگر آپ یہی چاہتے ہیں۔ کہ آپ اس مد میں رکھنا چاہتے ہیں۔ کہ جب چاہیں لے لیں تو حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے امانت تحریک جائداد میں اس کی بھی اجازت عطا فرما دی ہے۔ پس آپ اس طرح بھی روپیہ داخل کر سکتے ہیں۔ پھر جب ضرورت ہوئے لیں۔ مگر اس صورت میں کوپن پر تشریح فرما دیں۔ کہ میں جب چاہوں لے سکتا ہوں۔ تا اس کے مطابق نوٹ کر لیا جائے۔ (فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

اطلاع برائے جملہ مجالس انصار اللہ

جملہ بیرونی مجالس انصار اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ انصار اللہ کے متعلق تمام امور کو باقاعدگی۔ مستعدی۔ مستقل مزاجی اور اخلاص کے ساتھ سرانجام دیں اور اپنی کارگزاری کی مفصل رپورٹ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر میں ہر ماہ کی زیادہ سے زیادہ ۷ تاریخ تک بھجوا دیا کریں۔ تاکہ ان کی رپورٹوں کے خلاصہ جات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں برائے ملاحظہ پیش کر دیئے جایا کریں۔ خاکسار شیر علی عفی عنہ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

"الفضل" کا "خاتم النبیین نمبر" اور احباب کرام کا فرض

احباب کو معلوم ہے کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ نے امسال ۲۰ اپریل ۱۹۴۱ء کو تمام ہندوستان میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس مبارک تقریب پر انشاء اللہ تعالےٰ الفضل کا خاتم النبیین نمبر بھی شائع ہوگا۔ اور کوشش کی جائے گی۔ کہ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے ان پہلوؤں پر جن کا تعلق اسلامی غزوات کے ساتھ ہے پوری طرح روشنی ڈال دی جائے۔ اس وقت ہندو مسلم اتحاد کی سخت ضرورت ہے۔ اور یہ اتحاد اسی وقت ہو سکتا ہے۔ جب برادران وطن رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے محامد و محاسن سے آگاہ ہوں۔ اور ان کی وہ غلط فہمیاں دور کر دی جائیں۔ جو فتنہ و فساد کا موجب بنی رہتی ہیں۔ پس بین الاقوامی تعلقات کی استواری کے لئے الفضل کا یہ خاتم النبیین نمبر انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہوگا۔ لیکن مضامین میں تنوع پیدا کرنے کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ ہماری جماعت کے اہل قلم اصحاب اسلامی غزوات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگوں میں دشمنوں سے سلوک کے عنوان پر ۲۵ مارچ تک مضامین ارسال فرمائیں۔ تاکہ وہ الفضل کے خاص نمبر میں شائع کئے جا سکیں۔ چونکہ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اس لئے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ از راہ کرم جلد مضمون لکھ کر ارسال فرمایا جائے مضامین حتی الوسع مختصر اور مدلل ہوں۔ اسی طرح شعرا صاحبان کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی نظمیں ارسال فرمائیں۔ نیز جماعتوں کے سیکرٹریوں کا فرض ہے۔ کہ وہ فوری طور پر اس امر کی بھی اطلاع دیں۔ کہ ان کی جماعت خاتم النبیین نمبر کے کس قدر پرچے خریدے گی۔ تاکہ بعد میں انہیں اس قیمتی پرچے سے محروم نہ رہنا پڑے۔

(خاکسار منیجر الفضل)

تفسیر کبیر کے خریدار ۲۵ مارچ کو نوٹ فرمالیں

اس وقت تک تفسیر کبیر کے خریداروں کو یہ سہولت دی گئی تھی۔ کہ جن دوستوں کی طرف سے خریداری کی اطلاع موصول ہو جائے گی۔ خواہ رقم وصول ہو یا نہ ہو۔ ان کے لئے کتاب محفوظ رکھ لی جائے گی۔ جسے وہ بعد میں قیمت ادا کر کے حاصل کر سکیں گے۔

تفسیر کبیر کے چھپنے پر اڑھائی ماہ کے قریب عرصہ ہو چکا ہے۔ اور اس وقت تک جس قدر آرڈر خریداری کے موصول ہو چکے ہیں۔ وہ مطبوعہ تعداد سے زیادہ ہیں۔ اور ابھی اور آرڈر موصول ہو رہے ہیں۔ لہذا اب صرف آرڈر درج کرا دینے پر یہ کتاب ریزرو ہو جانے کی رعائت ایک معین عرصہ تک کے لئے ہی دی جا سکتی ہے۔ کیونکہ ان اصحاب کا بھی حق ہے۔ جن کی طرف سے اگرچہ اطلاع خریداری کی تو بعد میں ملی ہے۔ لیکن وہ اس کی قیمت نقد ادا کر کے اسے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا ایسے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جن خریداروں کی طرف سے مورخہ ۲۵ مارچ ۱۹۴۱ء تک پوری قیمت یا قیمت کا کچھ حصہ وصول ہو جائے گا۔ اب صرف ان کے لئے کتاب ریزرو سمجھی جائے گی۔ تا ایسا نہ ہو کہ بعض خریداروں کی طرف سے موہوم امید خریداری کی بناء پر بعض دوسرے قیمت ادا کرنے والے دوست تفسیر کو حاصل کرنے سے محروم رہ جائیں۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین کا ایک خطرناک عقیدہ

ایک رُبع صدی سے زیادہ عرصہ گزر گیا۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب۔ اور اُن کے رفقاء، جماعت احمدیہ، اور اس کے محبوب آقا ومطاع سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف متواتر اور پیہم یہ پراپیگنڈا کر رہے ہیں۔ کہ ان کے عقائد اسلام کے اندر "ایک خطرناک قسم کا غلو" اور "دین کے اندر ایک رخنہ" ہیں۔ خصوصاً مسئلہ کفر واسلام کو ایسے انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ کہ گویا دُنیا جہاں کی تمام خرابیوں کا سرچشمہ ایک یہی مسئلہ ہے لیکن افسوس کہ اپنے عقائد کو باوجود ہمارے مطالبہ کے کبھی واضح الفاظ میں پیش کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ شائد اس لئے کہ مباداِ! تصویر کا دُوسرا رُخ بھی دُنیا کے سامنے آجائے:۔

"الفضل" کے صفحات میں کئی بار ذکر آچکا ہے۔ کہ ختم نبوت کے منکرین کے متعلق جو فتوے حال ہی میں جناب مولوی محمد علی صاحب نے صادر فرمایا ہے۔ اس نے مولوی صاحب کے عقائد میں عجیب و غریب پیچیدگیاں پیدا کر دی ہیں۔ جن کو صاف کرنے سے وُہ خود بھی سرِ دست قاصر ہیں۔ صحبت امروزہ میں میں مولوی صاحب کے ایک اور عقیدہ کا ذکر کرنا چاہتا ہُوں۔ جو ان کے عقائد خصوصی میں مزید اُلجھن اور پیچیدگی پیدا کر دیتا ہے:۔

ساڑھے تیرہ سو سال سے اُمتِ محمّدیہ کا یہ عقیدہ متحقق ومسلم چلا آتا ہے۔ کہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا بھی ویسا ہی ضروری، اور لازمی ہے۔ جیسا کہ توحیدِ الٰہی کا اقرار۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کلمۂ طیبہ میں جو کہ اسلام کے لئے بمنزلہ اساس ہے۔ توحیدِ الٰہی کے ساتھ ہی رسُول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظیم الشان ہستی، اُمتِ محمّدیہ کے لئے، وُہ نقطۂ مرکزی تھا۔ جہاں پر پہنچکر تمام اختلافات ختم۔ اور سب کے سر جھک جاتے ہیں۔ مسلمانوں میں لاکھوں شدید اختلافات ہُوئے۔ خانہ جنگیوں نے سینکڑوں خوں ریز ہنگامے بپا کئے۔ لیکن اس نقطۂ مرکزی کے ساتھ بے پناہ محبت وعقیدت مسلمانوں کے ایک قومی شعار کی حیثیت سے آجتک زندہ برقرار ہے۔ آج بھی ہر مُسلمان اس یقین پر قائم ہے۔ کہ اس نقطۂ مرکزی کو چھوڑنا انسان کو دائرۂ اسلام سے خارج۔ اور کُفر و ہلاکت کے گڑھے میں دھکیل دیتا ہے:۔

قارئین یہ سُنکر یقیناً حیران ہونگے کہ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین جو آئے دن دنیا کو یہ بتاتے رہتے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ "قادیان میں اسلام کو منسوخ کیا جا رہا ہے"۔ یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ اسلام میں داخل ہونے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت پر ایمان لانا ضروری نہیں۔ بلکہ صرف توحیدِ الٰہی کا اقرار ہی کافی ہے۔ چنانچہ آپ اپنے رسالہ "کفر واسلام" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"اسلام مان لینے اور کُفر انکار کا نام ہے۔ اسلام کی بڑی اور آخری حدبندی توحیدِ الٰہی ہے۔ پس جو شخص توحیدِ الٰہی کا قائل ہوتا ہے۔ وُہ اسلام میں داخل ہو جاتا ہے . . . . دائرۂ اسلام سے اس وقت تک خارج نہیں ہوتا۔ جب تک کہ "لا الٰہ الا اللہ" کا انکار نہ کرے (رسالہ کفر واسلام مصنفہ مولوی محمد علی صاحب مطبوعہ ۱۹۱۶ء)

مندرجہ بالا عبارت سے مولوی صاحب کے عقائد کے متعلق کئی ایک پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جنکو وُہ خود ہی صاف کر سکتے ہیں مثلاً یہ کہ:۔

(۱) کیا مولوی محمد علی صاحب اب بھی اپنے اسی عقیدہ پر قائم ہیں۔ کہ دائرۂ اسلام میں داخل ہونے کے لئے صرف توحیدِ الٰہی کا اقرار کافی ہے؟

(۲) اگر قائم ہیں۔ تو کیا ان غیر مسلموں کو بھی مسلمان سمجھتے ہیں۔ جو صرف توحید کا اقرار کرتے ہیں۔ لیکن سرور کائنات صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو نعوذ باللہ مفتری خیال کرتے ہیں؛

(۳) اگر صرف "لا الٰہ الا اللہ" کے اقرار سے انسان مسلمان ہو سکتا ہے۔ تو کیا کلمۂ طیبہ کا دُوسرا ضروری جزو "محمد رسول اللہ" اب منسوخ ہو گیا ہے؟ فرمایئے اس طرح کلمہ اور اسلام منسوخ تو نہیں ہو رہا؟؟؟:۔

بالآخر میں جناب مولوی محمد علی صاحب کی توجّہ آج سے ۳۵ برس پیشتر کی طرف مبذول کراتا ہُوں۔ جبکہ حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس دُنیا میں تشریف فرما تھے۔ مولوی صاحب کو یاد ہوگا۔ کہ ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی نے چند خطوط حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں لکھے تھے۔ جن میں مولوی صاحب کے اسی عقیدے کو مندرجہ ذیل الفاظ میں پیش کیا تھا۔

"الغرض مدارِ نجات قرآن مجید نے توحید اور اعمالِ صالحہ کو رکھا ہے"۔

قرآن کریم کے متعلق لکھتا ہے۔

"توحید اور تزکیۂ نفس کو ہی مدارِ نجات قرار دیتا ہے۔ نہ کہ محمدؐ پر ایمان لانے کو یا مسیح پر"۔ (الذکر الحکیم نمبر ۴۔ صفحہ ۱۰۶)

اس خطرناک عقیدے کے اظہار پر اس زمانہ کے "مجدد اعظم" اور حکم وعدل خدا کے پاک مسیح موعود علیہ السلام نے جو جواب تحریر فرمایا۔ اُسے ذرا غور سے پڑھیئے۔

"خان صاحب! آپ کا خط میں نے بہت افسوس سے پڑھا۔ اس خط کے پڑھنے سے صرف یہی معلوم نہیں ہوتا۔ کہ آپ ہمارے اس سلسلہ سے خارج ہیں۔ بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ دین اسلام سے بھی مُنہ پھیر رہے ہیں . . . . خدا نے تو صاف فرما دیا ہے۔ کہ ان الدین عند اللہ الاسلام ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین۔ یعنی دین اسلام ہی ہے اور جو شخص بجز اسلام کے کسی اور دین کا خواہاں ہے۔ وُہ مردود ہے۔ مگر آپ کے قول کے موافق مومن بننے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لانا شرط نہیں ہے . . . . یہ عقیدہ ایک سخت گمراہ سید احمد خاں کا تھا!!

پھر ایک اور خط میں تحریر فرماتے ہیں

"یہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ کہ اب میں ایک شخص کے کہنے سے جس کا دل ہزاروں تاریکیوں میں مبتلا ہے۔ خدا کے حکم کو چھوڑ دُوں۔ اس سے سہل تر یہ بات ہے۔ کہ ایسے شخص کو اپنی جماعت میں سے خارج کر دیا جائے۔ اس لئے میں آج کی تاریخ سے آپ کو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہُوں۔ ہاں اگر کسی وقت صریح الفاظ میں آپ اپنی توبہ شائع کریں۔ اور اس خبیث عقیدے سے باز آجائیں۔ تو رحمتِ الٰہی کا دروازہ کُھلا ہے"۔

(الذکر الحکیم صفحہ ۸ / ۲۳ / ۲۴)

جناب مولوی محمد علی صاحب، اور ان کے رفقاء کے قلوب میں اگر کچھ بھی خشیت اللہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی عزت باقی ہے تو انہیں مندرجہ بالا ارشاد پڑھ کر اس عقیدے کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ لیکن اگر وُہ اپنے اس عقیدے کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔ تو اہل نظر خود ہی اندازہ لگالیں۔ کہ کون "دین کے اندر رخنہ" ڈال رہا ہے۔ اور "کلمہ کو منسوخ کر رہا ہے"۔

احقر خورشید احمد سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ بھاٹی دروازہ لاہور۔

انجمن احمدیہ دہلی کا سالانہ جلسہ

انجمن احمدیہ دہلی کا سولھواں سالانہ جلسہ بفضلہ تعالےٰ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔ مارچ سنہ ۴۱ء بروز جمعہ ہفتہ اور اتوار منعقد ہوگا۔ قریب کی احمدی جماعتوں کے احباب سے گزارش ہے۔ کہ جلسہ میں شرکت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں:۔

خاکسار عبد الحمید سکرٹری تبلیغ
انجمن احمدیہ نئی دہلی

واقعات عالم

(۱) مارشل گریزیانی (۲) بلقان سے واپسی (۳) پاکستان و ہندوستھان

الحاج جناب مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کے قلم سے

(۱)

ابی سینیا پر اٹلی کا ڈاکہ اور مارشل گریزیانی کا نہتے حبشیوں کو زہریلی گیس کے بم گرا کر ہلاک کرنا دراصل ان خطرناک ہولناک انسانیت سوز مظالم کا ہلکا اعادہ تھا۔ جو اس اطالوی جنرل نے امن پسند مہذب عرب شہریاں طرابلس پر کئے تھے۔ جس طرح ابی سینیا کے نجاشی کا اپنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی یاد میں مسلمانوں نے باوجود فاتحان عالم ہونے کے احترام کیا۔ اور اس مسیحی سلطنت کو اپنی فتوحات کے سمندر میں آزاد جزیرہ کے طور پر قائم رکھا۔ وہ فرزندان اسلام ہی کا خاصہ تھا۔ تاریخ عالم اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اور جس طرح اٹلی نے فرانس کی خفیہ غداری سے اعلان جنگ تک کرنے کے بغیر اپنی افواج کو گریزیانی کے ماتحت ظلم کی اجازت دی۔ اور حبشیوں کو انکی زمینات سے محروم کرکے ۲ لاکھ اطالین باہر سے لاکر آباد کرائے یہ بے ضمیر یورپین لامذہبیت ہی کا شیوہ ہوسکتا تھا۔ لیکن اس گریزیانی نے جو کچھ اسلامی تاریخ کے شاندار کارناموں کی یادگار سرزمین طرابلس میں کیا۔ اس کے بیان سے دل خون ہوتا ہے۔ آہ! موسےٰ و طارق سے بہادر عربوں کی یادگار عرب قوم کو مٹانے کے ارادے سے اس بادیہ سدس باردتی اور بن غازی سے بھاگنے والے گریزیانی نے ایک ماہ سے زیادہ عرصہ تک روزانہ قریباً دوسو شرفاء عرب کو پھانسی پر لٹکوایا۔ اور اس ارادے سے یہ ظلم و جور روا رکھا۔ کہ جب تک عرب شرفا موجود ہیں طرابلس اطالوی نوآبادی نہیں بن سکتا۔ انگریزی افواج کے ساتھ جو نامہ نگار گئے ہیں۔ ان میں سے ایک نے ان واقعات پر سے پردہ اٹھا دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس وقت بن غازی کے نواح میں سرسبز و زرخیز ساحلی علاقوں میں دس ہزار اطالوی نوآباد کار ہیں۔ اور ایک لاکھ ۵۰ ہزار ایکڑ زمین پر قابض ہیں۔ اور طرابلس میں شرفاء عرب کی نسل ہی قریباً مٹا دی گئی ہے۔ صرف ادنیٰ درجہ کے مخلوط عرب خون کی نمائندگی باقی ہے۔ اس وقت انگریزی افواج ابی سینیا میں گریزیانی کے راستہ سے کوچ کر رہی ہیں۔ اور طرابلس میں مصر کے راستہ گریزیانی کے گریز پر اس کا تعاقب طرابلس کے اندر ہو رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گریزیانی کو قید کر لینے کے بعد اب پھر رہا کر دیا گیا ہے۔ اور وہ طرابلس میں آکر پھر سے کمان کر رہا ہے۔ کیا خداوند تعالےٰ اس ظالم کو اپنے ظلم کی سزا چکھنے کے لئے واپس لائے ہیں۔

کاش طرابلس کے نئے فاتحین مصر کے راستہ ترکی افواج کو حسب معاہدہ اجازت نہ دے کر عربوں پر مظالم میں نادانستہ شرکت کا اب ازالہ کریں۔ اور بہادر و وفاشعار مسلم اقوام عرب کی فرات سے بحر ظلمات تک ایک ریاست ہائے متحدہ بنا دیں۔ اور اطالوی نوآبادکاروں کو اٹلی میں واپس کر دیں۔ ظالم گریزیانی کی سفارشوں کو رد کریں۔ اور اس کے مظالم کی وجہ سے اسے کیفر کردار کو پہونچا کر اپنی حفاظت کریں۔

(۲)

جزیرہ نمائے بلقان اس وقت جرمنی کی ریشہ دوانیوں ترکی و روس کی دلچسپی اور برطانوی تدابیر اندفاع کے باعث دنیا کی نظروں کے نیچے ہے۔ اس وقت میں مولوی ڈاکٹر محمد الدین صاحب اپنے تاریخی تبلیغی سفر سے بہت صعوبتیں اٹھا کر واپس دارالامان پہونچے ہیں۔ مولوی صاحب نے کچھ عرصہ البانیہ میں کام کیا۔ مگر البانیہ کے مسلمان حکمران کی سیاسی مصلحتوں نے مولوی صاحب کے اس ملک میں قیام کو پسند نہ کیا۔ آخرش مولوی صاحب تو نکلے۔ مگر شاہ زوغو کو بھی اس تخت و تاج سے محروم ہونا پڑا۔ جس کی خاطر اس نے ایک احمدی مبشر کو ملک بدر کیا تھا۔ اس کے بعد مولانا کچھ عرصہ یوگوسلاویہ میں رہے۔ اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کی۔ خدا کا پیغام مسیحی بلقان کو پہونچایا۔ زبان سیکھی۔ مگر مصلحت الٰہی کا تقاضہ ہؤا کہ آنے والی مشکلات کے وقت ہمارا مبلغ بلغراد میں نہ رہے۔ اس لئے بظاہر خداوندان سیاست نے اس امر سے ڈر کر کہ مسلمانوں میں بیداری ان کے لئے مشکلات کا موجب نہ ہو۔ مولوی صاحب کو ان کے ملک سے چلے جانے کا حکم دیا۔ اور احمدی مجاہد اطالیہ میں آگیا مگر مسولینی کی حکومت نے بھی آخرش یہی مناسب سمجھا۔ کہ انگریزی رعایا کا مبلغ اس کے ملک سے چلا جائے۔ ہمارا مصائب کا عادی مجاہد اولیٰ مصر میں اور پھر عرب میں آگیا۔ مگر اول الذکر میں برادران یوسف نے رہنے نہ دیا۔ اور مؤخر الذکر ملک کی حکومت نے بلا تحقیقات زندان میں ڈالا۔ آخرش خدا تعالےٰ کے نام کو بلند کرنے کا ارادہ غالب رکھنے والا احمدی واعظ دنیا میں اپنا فرض تبلیغ ادا کرنے کے بعد کئی سال کی جدوجہد کی تبلیغی زندگی گزار کر بلقان میں خوفناک واقعات ہونے کے وقت دارالامان میں آگیا: اور ما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولا یعنی ہم کسی قوم پر عذاب نازل نہیں کرتے مگر اس سے قبل ان کو کسی اپنے بھیجے ہوئے کے ذریعہ سے انتباہ کر لیتے ہیں کی زندہ تعبیر بن کر آیا۔ کاش دنیا غور کرے۔

(۳)

ہندو مہاسبھا ہندوؤں کی ایک نمائندہ جماعت ہے۔ اس میں پنڈت دیانند جی کے ہم خیال لوگوں کی کثرت ہے۔ ان کا سوراج ویدک ہے جس میں "ویدوں کے نندک (معترضین) ناستک (دہریہ) ہیں۔ جن کو ذات پات ملک سے نکال دینا چاہیئے۔ مجلس واضع قوانین میں صرف علمائے وید داں ہوں اور یَوَن (غیر ملکی) مسلمان کسی ہندو آریہ راجہ کے منتری (وزیر) نہ ہوں" وغیرہ تعلیم کا ایسا اثر ہے۔ کہ اس کو نہ بھائی پرمانند نے کبھی چھپایا نہ ڈاکٹر مونجے وساورکر نے کسی وقت نظر انداز کیا۔ اس سیاسی، مذہبی، جماعت کے نزدیک ہندوستان ہندوؤں کا ہے۔ مسلمانوں یا انگریزوں کا کوئی حق نہیں کہ وہ اس خالص آریہ دیش میں ہندوؤں کی اطاعت کا جوا گردن پر رکھے کے بغیر رہیں۔ ہندوؤں کی تعداد زیادہ ہے۔ جمہوریت متقاضی ہے۔ کہ حکومت ہمیشہ کثرت رائے سے ہو۔ اور ہندو اکثریت میں قدیم باشندگان ہند کی نو کروڑ آبادی بوجہ ان کے کسی وقت مفتوح و محکوم ہوکر جبراً شودر بنائے جانے کے شامل ہیں۔

اس طرح یہ غرض ہے کہ نہ صرف جہاں ہندو اکثریت ہے۔ وہاں اکثریت ہے بلکہ جہاں مسلم اکثریت ہے۔ وہاں بھی ہندو اکثریت ہو۔ مسلمانان ہند مسٹر جناح کی قیادت میں مہاسبھا کو اسی کے پیمانہ سے ماپ رہے ہیں۔ اور دیکھنا چاہتے ہیں۔ کہ جہاں مسلم اکثریت ہے وہ نئے نظام کے ماتحت دوام اقلیت میں تبدیل نہ ہو۔ اور جہاں مسلم اکثریت ہے۔ وہ بحال رہے۔ اور ہندوستانی نشت کے ہر زاویہ پر قائم شدہ اسلامی اثر کا قیام رہے۔ اس طرح پنجاب کشمیر سرحد، سندھ، بلوچستان وغیرہ صوبے مل کر ہندو صوبوں کی طرح ہندوستھان کے مقابل پاکستان یا مسلم ہندوستان بن کر مرکز میں دونوں قوموں کی مساوی نمائندگی رہے۔ اور بحیثیت مسلم

اقلیت کی ہندوستان میں ہو۔ وہی ہندوؤں کی پاکستان میں ہو۔ اور انصاف کا پلہ بھاری رہے۔

مسلمانوں کے اس مطالبہ پر بعض ہندو مقررین اسے "شیطانی تجویز" "ابلیسانہ فریب کاری" وغیرہ الفاظ سے یاد کر رہے ہیں۔ حالانکہ مسلم لیگ کا مطالبہ مہاسبھا کی ایک خاص ذہنیت اور کانگرسی نظام کے تجربہ کے بعد ہے۔ اور یہ مطالبہ ایسا نہیں کہ اسے ناقابل التفات سمجھا جائے۔ اس چپقلش نے اصلاحات کے کام کو روک دیا۔ اور اس رکاوٹ نے ملک کے سمجھدار لوگوں کو سیاسی گتھیوں کے سلجھانے کی طرف مائل کیا ہے۔

تصویر کے دونوں رخوں پر نظر کر کے ہم دیکھتے ہیں کہ ہر دو فریق کو اپنے اپنے نقطہ نگاہ میں تبدیلی کرنی پڑیگی نہ ہندوستان کبھی سے آریہ ورت بن سکتا ہے۔ اور نہ دیوبندی احراری فرضی قانون شریعت والا پاکستان قائم ہوسکتا ہے۔ ہاں دو آزاد اصلاح شدہ ہندوستانوں کا ملکہ مرکز میں ایک مساوات باہمی پر قائم شدہ حکومت کے ماتحت کام کرنا ناممکن نہیں۔ مگر حالات موجودہ کو دیکھ کر ہنوز دہلی دور است کہنا پڑتا ہے۔

کیونکہ ملک میں گو کاغذ پر کانگرس نمائندہ سیاسی جماعت ہے۔ مگر کانگرس کی باگ آریہ سماجی سرمایہ دار برلاؤں اور با اقتدار دیانندی گپتاؤں و آچاریوں کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے نہ اس نازک وقت میں لارڈ لنلتھگو یا مسٹر امیری عالم گیر مسلم جسم کے ایک عضو رئیسہ کو جمہوریت کے غلط مفہوم کے ماتحت معطل کر سکتے ہیں۔ نہ کانگرس کی دیانتدار کمزور اقلیت سماجی تیندوے کی موجودہ گرفت سے آزاد ہوسکتی ہے۔ البتہ حالات کا قریب سے مطالعہ ہندوستان کی مشکل گتھی کو سلجھانے میں معاون ہوسکیگا۔ اور پاکستان و ہندوستان کی حقیقت آشکار ہوسکتی ہے۔

فتح گڑھ چوڑیاں میں انجمن اتحاد المسلمین کا جلسہ

اور

مسلمانوں کو ایک دینی راہنما کی ضرورت کا احساس

انجمن اتحاد المسلمین فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور نے حال ہی میں اپنے جلسہ کے انعقاد کی خاطر ایک پوسٹر شائع کیا۔ جس میں انہوں نے ایک طرف تو اپنی زبوں حالی اور صراط مستقیم سے بھٹکنے کا ذکر کیا۔ اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کو چیلنج دیا کہ ہمارے ساتھ پانچ پانچ منٹ مناظرہ کر لو۔ جو فقرات انہوں نے اپنی زبوں حالی کے متعلق پوسٹر میں شائع کئے وہ یہ ہیں:۔

"کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج ہم اس خدائے واحد کا دروازہ چھوڑ کر در در بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ کل تک جو لوگ لاکھ سر پٹکنے سے ہم میں کوئی عیب نہ نکال سکتے تھے آج ہمارے خود ساختہ دین کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ ہم میں احباریت اور رہبانیت کا رواج سابقہ ادیان کی طرح ہو چکا ہے۔ اسلام جس شخصیت پرستی کو مٹانے آیا تھا۔ آج جزو دین ہو چکی ہے۔ غرضیکہ وہ کونسی برائی ہے جس کو اسلام مٹانے آیا ہو۔ اور وہ آج ہم میں نہ پائی جاتی ہو"

اس کے بعد ہم نے ایک پوسٹر شائع کیا جس میں لکھا کہ انجمن اتحاد المسلمین والوں نے جو الفاظ اپنی خرابی اور زبوں حالی اور صراط مستقیم سے بھٹکنے کے متعلق شائع کئے ہیں۔ وہ الفاظ بتاتے ہیں کہ ان کو کسی ہادی اور رہبر کی ضرورت ہے۔ نیز اپنے پروگرام میں جو مضامین جماعت احمدیہ کے خلاف رکھے ہیں۔ ان سے جماعت احمدیہ کی تضحیک و دشنام دہی کے سوا اور کوئی مقصد نہیں۔ علاوہ ازیں ہمیں جو پانچ پانچ منٹ مناظرہ کرنے کا چیلنج دیا ہے۔ یہ احقاق حق کا طریق نہیں۔ اگر آپ لوگوں میں ہمت اور سچائی کی تڑپ ہے۔ تو ہمارے ساتھ اس شرط پر مناظرہ کر لیں۔ کہ ہر ایک مضمون پر چھ چھ گھنٹے تک بحث ہو۔ تاکہ لوگوں کو حق و باطل میں فرق کرنے کا موقعہ مل جائے۔ اور یہ بحث کم از کم پندرہ دن جاری رہے۔ ورنہ سمجھا جائے گا کہ آپ کا چیلنج محض نمائش ہے۔

اس کے بعد انہوں نے ایک اور اشتہار شائع کیا۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے متعلق ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات پر استہزا کیا اور ساتھ ہی لکھا کہ:۔

"انجمن اتحاد المسلمین نے تو اپنے اشتہار میں مسلمانوں کی زبوں حالی اور صراط مستقیم سے بھٹکنے کا ذکر کیا تھا"

گویا دوسرے اشتہار میں بھی اس بات کا اظہار کر دیا۔ کہ مسلمانوں کی حالت نہایت خراب ہو چکی ہے۔ اور موجودہ زمانہ کے مسلمان صراط مستقیم کو چھوڑ کر در در بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی یہ لکھا کہ ہم شرائط کی تبدیلی نہیں کر سکتے۔ یعنی پانچ پانچ منٹ سے زیادہ وقت دینے کے لئے تیار نہیں۔

اس کے جواب میں ہماری طرف سے پھر ایک اشتہار شائع ہوا جس میں یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ ہم ان کی فحش کلامی کا جواب دینا پسند نہیں کرتے۔ کیونکہ اس قسم کا طریق استعمال کر کے خود انہوں نے اپنی کمزوری کا اقرار کر لیا ہے۔ اور قرآن مجید کی یہ آیت پیش کی کہ یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزؤن (الآیۃ) اور یہ بھی بتلایا کہ آپ لوگ ہمارے ساتھ ہمارے عقائد پر باقاعدہ مناظرہ کریں۔ تاکہ حق ظاہر ہو جائے۔

یہ تو تفصیل اشتہار کے متعلق چند باتیں۔ اب میں ان کے جلسہ کے مقررین کی تقریروں کے چند اقتباسات پیش کرتا ہوں جن میں علماء نے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا ہے۔

ایک مقرر صاحب نے اپنی تقریر میں کہا۔ اے مسلمانو! غیروں کا میں کیا شکوہ کروں۔ ہمارے اپنے اخلاق خراب ہو چکے ہیں اگر کوئی غیر مسلم اسلام قبول کرنے لگے تو وہ تمہاری حالت دیکھ کر مسلمان نہیں ہوتا۔ بلکہ اسلامی خوبیوں کی بنا پر وہ اسلام کو قبول کرتا ہے۔ ایک بنگالی ڈاکٹر کہتا ہے کہ میں نے اسلامی تعلیم کی خوبیاں دیکھ کر اسلام قبول کیا ہے۔ مسلمانوں کی حالت کا تو یہ حال ہے کہ جی کرتا ہے تھوک کر چلا جاؤں ہم میں سے اسلامی تعلیم مفقود ہو چکی ہے انبیاء دنیا میں اس لئے آتے ہیں تا مساوات کو قائم کریں۔ اور اعلےٰ اخلاق پیدا کریں انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین اگر ہم مومن ہوتے۔ تو حکومت ہماری ہوتی۔ آج ہم میں اسلام نام کا رہ گیا ہے مسلمان اس قابل نہیں کہ اپنے اخلاق دوسروں کے سامنے پیش کر سکیں۔

ایک اور صاحب نے مسلمانوں کی حالت کا نقشہ یوں کھینچا۔ کہ ملا لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ نبوت اور سیاست دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ حالانکہ یہ دونوں ایک ہی ہیں۔ یہ بڑی غلطی ہے جو ہم میں پیدا ہو چکی ہے۔ ہمارا حال بنی اسرائیل سا ہو چکا ہے۔ ابوالکلام جیسا مفسر قرآن بھی نبوت اور سیاست کو دو الگ الگ چیزیں قرار دے کر کانگرس میں شامل ہو گیا۔ ابوالکلام نے مدینہ کو چھوڑ کر وردھا کا رخ کیا۔ اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بجائے گاندھی جی کو اپنا رہبر بنایا۔ ہم کانگرس کی حکومت کو پسند نہیں کرتے۔ انگریزوں کی حکومت ہمارے لئے ہندوؤں کی حکومت سے ہزار درجہ بڑھ کر ہے۔ کیونکہ ہندو ہمارے دشمن ہیں۔ یہ ہم سے بدلہ لینا چاہتے ہیں۔ اے مسلمانو! اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو۔ اور یہ خواہش رکھتے ہو۔ کہ حکومت تم کو ملے۔ تو ایک خلیفۃ اللہ۔ اور خلیفۃ المسلمین بناؤ۔ تاکہ اس کی قیادت میں تم عروج حاصل کر سکو۔ ہماری ہندوؤں سے کیسے صلح ہو سکتی ہے۔ کیا کبھی کفر اور اسلام بھی جمع ہو سکتے ہیں۔ اگر ہمیں کوئی الگ خطہ ہندوستان سے مل جائے۔ تو ہم اس کا نام پاکستان رکھیں۔ اور قوانین قرآنیہ اس میں نافذ کریں۔

ایک اور صاحب نے اپنی تقریر میں جہاد بالسیف کی عدم ضرورت کو یوں بیان کیا کہ

یہ غلط خیال ہے کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسلامی جنگیں محض دفاعی تھیں اور انتہائی مظالم کے وقت تلوار چلائی گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرماتا ہے اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا الآیہ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت مظلومی کی حالت میں تلوار اٹھائی ہے۔ مسلمانو آج ہمیں جہاد بالسیف کی ضرورت نہیں بلکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ تم پہلے اپنے نفسوں کے ساتھ جہاد کرو یہی سب سے بڑا جہاد ہے جب تک یہ جہاد نہیں کرو گے۔ اس وقت تک چھوٹا جہاد یعنی جہاد بالسیف تم نہیں کر سکتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ میں تیرہ سال تک مظالم کو برداشت کیا اور تلوار نہیں اٹھائی ہاں جہاد بالسیف کا حکم اس وقت دیا جب کہ مخالفین اسلام نے تبلیغ میں رکاوٹیں پیدا کرنی شروع کر دیں جب تک وہ حالت نہ آئے جہاد بالسیف نہیں ہو سکتا۔

ایک اور صاحب نے کہا کہ مسلمانوں میں بڑی بڑی رسوم پیدا ہو چکی ہیں لوگ ہزاروں روپیہ صرف کر کے قبروں پر قبے بنا دیتے ہیں یہ خیال نہیں کرتے کہ یہ روپیہ ضائع ہو رہا ہے۔ مسلمانو تم میں شخصیت پرستی آگئی ہے اس کو دور کرو تم نام کے مسلمان رہ گئے ہو۔ تم حیات و ممات مسیح ناصری پر مناظرات کیا کرتے ہو کیا تم نے کبھی اس بات پر مناظرہ کیا ہے کہ ہم مر چکے ہیں یا زندہ۔ تم اسلام کے نام کو بدنام کر رہے ہو ہوش کرو اور خواہ نخواہ اسلام سے مخول نہ کرو۔

یہ ہیں مختصر اقتباسات ان کی تقریروں کے کیا اب بھی کسی ہادی اور راہبر کی ضرورت نہیں جبکہ علماء نے خود اپنے پوسٹروں اور اشتہاروں اور لیکچروں میں اپنی زبوں حالی اور صراط مستقیم سے بھٹکنے کا ذکر کر دیا ہے اور عوام و خواص کی خرابی کا اظہار کر رہا ہے۔ اگر امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے کسی ہادی اور مصلح کی اب بھی ضرورت نہیں۔ تو وہ کب ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ ہم

رب دنیا کو راہ راست پر لا دے اور اس زمانہ کے ہادی و رہنما کے ملنے کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار۔ غلام احمد ارشد انچارج تبلیغ محلہ قسم فتح گڑھ چوڑیاں

لنڈن میں عید الاضحیہ کی تقریب

اور برطانی پریس

اخبار دی نیوز ومبلڈن ۱۰ر جنوری ۱۹۴۱ لکھتا ہے۔

نیز کیبل تک سے مسلمان عید الاضحیہ کی تقریب میں شرکت کے لئے آئے۔ جن میں مختلف اقوام کے لوگ تھے حاضرین میں مسٹر نسیم الحسن جو ہائی کمشنر فار انڈیا کے سکرٹری ہیں۔ اور ان کی اہلیہ ڈاکٹر نازیہ ڈکنسن۔ مسٹر بلال نٹل مسٹر سٹن مسٹر عبد العزیز۔ ڈاکٹر جے۔ سلیمان ڈاکٹر اور سلیمان ہائیلاٹ رفسر لطیف اور امیر سلام بھی تھے۔ مولانا شمس امام مسجد نے اپنے خطبہ میں کہا۔ کہ کانگرس نے اپنے اور مسلم لیگ کے درمیان اختلافات کی خلیج کو وسیع کر دیا ہے۔ اگر کانگرس پارٹی صدق دلی سے یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ وہ آزادی ہند کی حفاظت مسلح افواج سے نہیں کرے گی تو برطانیہ سے ہندوستان کی آزادی کا مطالبہ بے معنی چیز ہے۔ کیونکہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اس صورت میں کسی دیگر ملک کا اس پر قبض ہو جانا یقینی ہے۔ مزید برآں اس اصل کی موجودگی میں کوئی متفقہ کانسٹی ٹیوشن ہی تیار نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب ڈیفنس آف انڈیا کا سوال پیدا ہو۔ تو گاندھی جی اور کانگرس پارٹی کہے گی۔ کہ کسی فوج۔ جنگی جہاز یا بمبار کی ضرورت نہیں۔ اور دوسری پارٹیاں جو دفاعی جنگ کی مؤید ہیں۔ ان سے متفق نہ ہوں گی۔ بالخصوص مسلمان جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر ایمان رکھتے ہیں

کہ انصر اخاک ظالماً او مظلوماً اور اس استفسار پر کہ ظالم کی مدد کس طرح کی جائے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اسے ظلم سے روک کر۔ مختصر یہ کہ کانگرس کی تازہ پالیسی نے مسئلہ ہند کو اور زیادہ پیچیدہ بنا دیا ہے۔ اور اس وقت مختلف سیاسی پارٹیوں میں اتحاد قریباً ناممکن نظر آتا ہے آپ نے کہا کہ صحیح اصل جو قابل عمل اور انسانی فطرت کے مطابق ہے وہی ہے جو اسلام نے سکھایا ہے۔ امام صاحب نے امام جماعت احمدیہ کے ایک رویا کا بھی ذکر کیا۔ جو انہوں نے جنگ سے قبل دیکھا تھا۔ جس کی صداقت وزیر اعظم برطانیہ کی اس تقریر سے ہوتی ہے جس میں آپ نے کہا تھا۔ کہ اگر ہم مئی اور جون کے حالات پر نگاہ ڈالیں۔ تو کرسمس کے موقعہ پر جو ہماری حالت ہے۔ اس پر صد شکر ادا کریں۔ (اس اخبار نے عید الاضحیہ کی تقریب کا فوٹو بھی دیا ہے)

اخبار "بار دنیوز" ۱۷ مئی لکھتا ہے اس سفر کی موجودہ مشکلات کے باوجود اس موقعہ پر اچھا خاصا مجمع تھا۔ امام نے نماز پڑھائی۔ مقتدی بھی آپ کی اقتداء میں اللہ اکبر کے الفاظ دہراتے تھے۔ امام صاحب نے اپنے خطبہ میں بیان کیا۔ کہ نماز اور روزہ کی طرح حج بھی جو اس عید سے خاص تعلق رکھتا ہے۔ ایک ایسا فریضہ ہے۔ جو مساوات اور اخوت کا سبق سکھاتا ہے۔ حج کے موقعہ پر ہر شخص خواہ وہ بادشاہ ہو یا فقیر۔ امیر ہو یا غریب ایک ہی لباس میں ملبوس ہوتا ہے۔ اور یہ کس قدر خوشکن نظارہ ہوتا ہے کہ ہر ملک کے حاجی جو مختلف زبانیں بولتے ہیں۔ اللھم لبیک۔ اللھم لبیک پکار رہے ہوتے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے اسلام کا جنگ کے متعلق نظریہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ

اسلام کسی جارحانہ جنگ کی اجازت نہیں دیتا۔ لیکن جب مفسدین آگ کی جنگ مشتعل کر دیں۔ تو حکم ہے کہ امن کو قائم رکھنے اور جنگ سے دور رہنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اور اگر یہ کوشش ناکام ہو۔ تو پھر مدافعت کے لئے ہتھیار اٹھائے جائیں۔ آزادی امن اور انصاف وہ مقاصد جنگ ہیں۔ جو قرآن کریم نے بیان کئے ہیں۔ دوران جنگ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تاکیدی حکم ہے۔ کہ عورتوں۔ بچوں۔ مذہبی پیشواؤں۔ بوڑھوں اور معذوروں کی حفاظت کی جائے۔ درخت۔ عمارتیں بستیاں اور وادیاں محفوظ رکھی جائیں۔ اور جب ظالم جنگ بند کرنے کو کہے تو اس کی اس خواہش کا احترام کیا جائے۔ آپ نے کہا کہ چونکہ ایسے مواقع آ سکتے ہیں جب جنگ کے سوا چارہ نہ ہو مثلاً عزت کی حفاظت یا قیام انصاف کے لئے۔ اس لئے اسلام عدم تشدد کا قائل نہیں۔

(اس کے بعد ہندوستان کی صورت حالات کے متعلق آپ کے مذکورہ بالا خیالات کا ذکر کیا ہے) اخبار گریٹ برٹن اینڈ دی ایسٹ ۱۶ جنوری ۱۹۴۱ء میں بھی یہ رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اور اسی طرح اخبار دی ساؤتھ ویسٹرن سٹار ۱۰ر جنوری ۱۹۴۱ء میں بھی۔

کوی وِنود وَیدبھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما ویدموجد امرت دھارا کی تصنیف کردہ کتب طبّی جو ہر شخص کو جو ذرا بھی شوق ادویات کا

رکھتا ہے منگوانی چاہئیں۔ ان کو پڑھ کر بے شمار لوگ اعلیٰ معالج ہوئے ہیں۔ جس مضمون پر پنڈت جی نے قلم اٹھایا اس کو ایسی خوبی سے بیان کیا کہ اسکے پہلے ویسی کتاب ملنی مشکل تھی

مارچ میں نصف قیمت پر منگوالیں

(یہاں پوری قیمتیں درج ہیں)

۱۔ جو اصحاب خاص خاص امراض میں پوری واقفیت حاصل کرنا چاہیں وہ مندرجہ ذیل کتب کا دھیان کریں:-

— **رسالہ قبض**:- اس کے اندر معدہ و آنتوں کی تشریح قبض کی وجوہات اسکی اقسام و علاج ایسے طریق سے لکھا ہے۔ کہ ہر خاص و عام نیز ویدحکیم صاحبان یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت اردو ۱۰/ ہندی ۱۲/

رسالہ کھئی روگ یعنی دق و سل } اس کے اندر حفظ صحت کے ایسے اصول ہیں جن کے باعث ہم دق یا ایسے امراض سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ ہر خاص و عام کو مفید ہے۔ قیمت اردو ۲/ ہندی ۴/

رسالہ سُرعت } دنیا میں بہت سے لوگ اس مرض میں مبتلا ہیں۔ اس رسالہ میں اس کی مکمل تشریح کی گئی ہے اور بعدہ مفصل علاج اور ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ تاکہ امیر غریب فائدہ اٹھا سکیں قیمت اردو ۵/ ہندی ۶/

رسالہ ہسٹریا یا اختناق الرحم } ہسٹریا۔ اس کی وجہ تسمیہ و علاج درج ہے قیمت اردو ۸/ ہندی ۸/

رسالہ طاعون } پلیگ کی روک تھام کے متعلق حکیموں ویدوں یا ڈاکٹروں نے آج تک جتنی تحقیقات کی ہے۔ سب اس میں درج ہے قیمت اردو ۷/ ہندی ۱۰/

رسالہ دردِ سر } دردِ سر کی کل اقسام از روئے ویدک یونانی اور ڈاکٹری کے مفصل علامات و علاج درج ہیں قیمت اردو ۷/ ہندی ۱۲/

رسالہ امراض مخصوصہ بالتصویر } از روئے ویدک۔ یونانی۔ ڈاکٹری۔ اس مرض کی مکمل تشریح۔ اسباب۔ علامات اور علاج وغیرہ کا ذکر کیا گیا ہے اس سے پہلے ایسی کتاب نہیں لکھی گئی۔ اصلی رنگین تصاویر مرض کی اصلیت کو ظاہر کر رہی ہیں۔ ڈیڑھ سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات دیئے گئے ہیں۔ قیمت اردو تین روپے ہندی [illegible]

دانت اُن کے امراض و علاج } دانتوں کی مفصل تشریح۔ دانتوں [illegible] کے طریق۔ بچوں کے دانت [illegible] کے قواعد۔ دانتوں کے مختلف امراض ان کے ڈاکٹری ویدک و یونانی علاج۔ کرم خوردہ دانتوں کے بھرنے کے طریق۔ دانت نکالنے کا مفصل بیان دیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

رسالہ امراض مخصوصہ } ویدک۔ یونانی اور ڈاکٹری کی کل تحقیقات دکھلانے والا مکمل رسالہ ہے جسمیں چھ سو سے زیادہ ہر قسم کے نسخہ جات بھی دیئے گئے ہیں۔ مرض سوزاک اور اس کے متعلقین امراض پر اس سے بہتر کوئی اور رسالہ نہیں مل سکتا ہے قیمت اردو ۸/ ہندی ۱۰/

اصطلاحات یونانی } اصطلاحات متعلقہ تیاری ادویات و متعلقہ تیاری اور اعمال الادویہ و اعمال وغیرہ لکھ کر ان کے معنی لکھدیئے گئے ہیں۔ قیمت ۱۰/

اصطلاحات ویدک } ان تمام الفاظ کی جو عام طور پر ویدک میں ادویات کے اوصاف مرکبات کی اقسام۔ مفردات کا مجموعہ۔ ادویات بنانے کے طریقوں۔ کشتہ جات۔ رسوں کی تراکیب میں مستعمل ہیں۔ کہ جن کے نہ جاننے سے ویدک کا شوق رکھنے والوں کو سخت مشکل کا سامنا ہوتا تھا۔ تشریح کر دی گئی ہے۔ قیمت ۹/

رسالہ چیچک } اس رسالہ کے اندر چیچک کا مفصل بیان۔ اس کے متعلق جو عام خیالات ہیں۔ ان کی تشریح۔ مرض چیچک کی وہ تمام احتیاطیں۔ جن سے وہ جلدی تندرست ہو۔ قیمت اردو ۱۴/ ہندی ایک روپیہ

رسالہ میریا موسمی بخار } ملیریا کے متعلق آجتک جو تحقیقات ہوئی ہے اس کا عام فہم الفاظ کے اندر ایسے مشہور طریقہ سے ذکر ہے۔ ہر شخص بخوبی اس مضمون سے واقف ہو سکتا ہے۔ قیمت اردو ۵/ ہندی ۱۰/

رسالہ انفلوانزا } اس میں انفلوانزا (نزلی بخار) کی وجہ تسمیہ اس کی علامات اس سے بچنے کے طریقے اور علاج درج ہیں قیمت اردو ۶/ ہندی ۸/

ادویات مقوی حصہ اول } اس میں مقوی پاکوں۔ معجونوں۔ جوارشوں۔ حلوؤں، چورنوں۔ گولیوں۔ دوائی۔ غذاؤں اور حریروں وغیرہ کے نسخہ جات درج ہیں۔ جو پچاسوں مستند مطبوعہ اور قلمی کتب سے نیز بہت سے مشہور حکیموں اور ویدوں کے علاوہ عام اشخاص نے تجربات سے حاصل کئے ہیں۔ ان سے ہر کوئی پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ قیمت تین روپے

ادویات مقوی حصہ دوئم } اس میں مقوی شربت یعنی نسخہ جات مقوی از قسم شربت۔ عرق۔ آمیوہ و شراب۔ نیز مقوی تیل گھرت عطر وغیرہ خوردنی رسوں کے اعلیٰ اعلیٰ نسخہ جات۔ مختلف کتب ہائے ویدک سے مقوی کشتہ جات۔ ہر قسم نسخہ جات ڈاکٹری و ہومیوپیتھی وغیرہ کے سینکڑوں نسخہ جات درج ہیں۔ جو کہ نہایت مجرب آزمودہ ہیں چھپکر تیار ہوئی ہے قیمت ۸/

رسالہ بواسیر } بواسیر کتنی قسم کی ہوتی ہے۔ اور اس کی علامات کیا ہیں؟ سب مفصل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ یکصد سے زائد نہایت مجرب آزمودہ اور آسان نسخہ جات درج کئے گئے ہیں قیمت ۲/

۲۔ شائقین علم طب نیز جو نسخہ جات مفید و اکسیر کا شوق رکھتے ہوں اور کشتہ جات میں دلچسپی ہو وہ مندرجہ ذیل کتب کا بیان پڑھیں

علاج الاطفال } اس میں پیدائش سے لیکر ۵ سال کی عمر تک کے بچوں کو جو امراض ہوتے رہتے ہیں۔ انکا مکمل بیان۔ ہر قسم کے ڈاکٹری یونانی ویدک کے علاج درج ہیں۔ اس کتاب کی مدد سے والدین اپنے بچوں کے امراض کا علاج بخوبی کر سکتے ہیں۔ کوئی گھر اس خالی نہیں رہنا چاہیئے۔ قیمت اردو دو روپے ہندی اڑھائی روپے۔

رسالہ زہروں کا علاج نمبر اوّل } اس میں زہروں کے علاج کے مختصراً اصول ہیں۔ یونانی ویدک اور انگریزی کا بیان ہے۔ حشرات الارض یعنی مکھی بچھو بھڑ چھپکلی۔ چوہا۔ سانپ وغیرہ کو بھگانے کی تدابیر ہیں۔ قیمت اردو ۱۳/ ہندی ۱۶/

رسالہ زہروں کا علاج نمبر دوم } اسمیں تمباکو۔ شراب۔ چرس۔ افیون۔ گانجا وغیرہ کا ذکر ہے۔ انکے زہر اتارنے کے علاج و طریق۔ انکی عادت کے بد نتائج اور چھڑانے کی تراکیب درج کی گئی ہیں۔ قیمت اردو ۸/ ہندی ۸/

دوش گیان } یہ کتاب حکمت کے دروازے کی چابی ہے۔ اسکو پڑھ لینے سے کبھی انسان علاج میں غلطی نہیں کھاتا۔ ویدوں اور حکیموں کو ہمیشہ پاس رکھنی چاہیئے۔ قیمت اردو ۱۲/ ہندی ۱۲/

شودھن ودھی } تمام دھاتوں۔ اُپ دھاتوں۔ رسوں۔ اُپ رسوں۔ وشوں۔ اُپ وشوں۔ رتنوں۔ اُپ رتنوں وغیرہ کی ترکیب صفائی درج ہے جن ادویات کو مدبّر یا مصفّا کرکے ڈالنا ہوتا ہے۔ ان کا بیان ہے۔ قیمت اردو ۸/ ہندی ۸/

علم و عمل کشتہ جات } تمام دھات۔ اُپ دھاتوں وغیرہ کی صفائی تدبیر کا ذکر کرنے کے بعد اب ان اشیاء کے کشتہ جات تیار کرنے کی تدبیریں بیان ہوئی ہیں علم و عمل کشتہ جات میں سات دھاتوں اور ان کے اُپ دھاتوں کے کشتہ جات کے مختلف طریق معہ فوائد کے درج کر دیئے ہیں۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ آٹھ آنے

سُشرت کا ترجمہ حصہ اوّل } آج سے لاکھوں برس پیشتر شری دھنونتری جی مہاراج سُشرت کی تعلیم دیچکے ہیں۔ جس کے اصول حرف بحرف بجا اور جو سائنس ترقی کریگی انکی سچائی اور بھی عیاں ہوگی۔ اسکا ترجمہ بالتشریح ہم نے شروع کیا۔ ترجمہ کر دینے سے عوام اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ مگر اکثروں کا اس کتاب کی خوبیوں سے [illegible] ہو جانا ہے۔ اسواسطے پنڈت جی نے اس رسالہ میں ایک ایک بات کی تشریح کی ہے۔ حصہ اوّل میں بہت سی ضروری باتیں صحت کے متعلق آئی ہیں۔ جن سے ہر شخص کو فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ہم نے صرف اس خیال سے کہ رشیوں کی کتب کی خوبیاں عوام پر روشن ہوں۔ اس کا حجم بھی زیادہ ہے۔ قیمت برائے نام فی جلد ۸/ (اس پر رعایت نہیں ہے)

سُشرت کا ترجمہ حصہ دوم } سُشرت سوتر استھان نصف تک کا ترجمہ حصہ اوّل میں شائع ہو چکا ہے۔ باقی سوتر استھان کا ترجمہ حصہ دوم میں ختم کیا گیا ہے۔ قیمت ۶/ (اس پر رعایت نہیں)

فزیالوجی یا علم افعال الاعضاء } جسم انسانی کے ہر عضو کا بیان قیمت ۱۰/

شناخت نبض } اس میں نبض کی پہچان کے متعلق نہایت وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ۵/

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر اوّل } اس میں دیش اُپکارک کے از اپریل سنہ ۱۹۰۴ء تا مارچ سنہ ۱۹۰۵ء کے کل مجرب نسخہ جات درج ہیں۔ بڑے بڑے نامی حکماء اور ایڈیٹر دیش اُپکارک کے مجرب نسخہ جات درج کئے گئے ہیں قیمت ۱۰/

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر دوم } اخبار دیش اُپکارک کے از اپریل سنہ ۱۹۰۵ء تا مارچ سنہ ۱۹۰۶ء یعنی دو سالوں کے مجرب نسخہ جات کا لب لباب اور نچوڑ درج ہے۔ تجربات کی کان ہے۔ قیمت دو روپے

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر سوم } اس میں از اپریل سنہ ۱۹۰۷ء تا مارچ سنہ ۱۹۰۹ء کے مجربات کا مجموعہ۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے۔

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر چہارم:- اس میں اپریل سنہ ۱۹۰۹ء سے مارچ سنہ ۱۹۱۱ء تک کے مجربات درج ہیں۔ قیمت تین روپے آٹھ آنے

رسالہ مجربات حکمائے ہند نمبر پنجم } اس میں مجربات اپریل سنہ ۱۹۱۱ء سے مارچ سنہ ۱۹۱۵ء تک درج ہیں۔ قیمت سات روپے۔ یہ دو حصوں میں بھی مل سکتا ہے قیمت حصہ اول تین روپے آٹھ آنے حصہ دوم چار روپے

ویدک کے مشہور مرکبات } اس میں ویدک کی تمام مشہور مشہور ادویات کے تقریباً ڈیڑھ سو نسخہ جات دیئے گئے ہیں۔ ہر نسخہ کی ایسی تشریح کی گئی ہے۔ کہ ہر ایک شخص بخوبی ان پر عمل کرکے بنا سکتا ہے قیمت اردو ۱۲/ ہندی ۸/

گنج مجربات } ہم کو فارسی کی ایک قلمی بیاض ملی ہے جسکے اندر ہر مرض کے ایسے ایسے عجیب نسخہ جات ملے جو کسی بھی کتاب میں نہیں ملتے ہم نے اسکا ترجمہ کرکے کتابی صورت میں آپ صاحبان کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ اس کے سینکڑوں نسخے اس شخص کے برسوں فقیروں سنیاسیوں کے پیچھے پھر کر حاصل کئے ہوئے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے

علاج بالمفردات } اس میں سر سے پاؤں تک کل امراض کا علاج صرف ایک دوائی سے بتلایا گیا ہے۔ فقیری چٹکلوں کا ذخیرہ ہے۔ قیمت ۱۴/ تیسرا ایڈیشن سوا روپیہ۔

لاثانی لغات الادویہ } اتنی جامع لغات اردو زبان میں آجکل شائع نہیں ہوئی۔ آپ کو کسی زبان کا نام معلوم ہو۔ ہندوستان کی ہر زبان اور انگریزی و لاطینی کے نام بھی فوراً معلوم ہو جائیں گے۔ ہر زبان کی ردیف موجود ہے اور سب نام اکٹھے دیئے ہیں۔ بڑی محنت اور خرچ سے تیار کی گئی ہے قیمت [illegible]

گوشوارہ تشخیص الامراض } ہر وید کے ہنر کی کتاب اس میں ردیف وار ہر علامت مرض کو بتایا ہے کہ وہ کتنے امراض میں ہو سکتی ہے۔ امراض کے نام اردو انگریزی دونوں میں دیئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ یہ نوٹ ہے۔ کہ اس مرض کی دیگر علامات کہاں ہیں تشخیص مرض کے لئے بے نظیر ہے۔ قیمت دو روپے

نشاناتِ موت } مرض جب حد سے گذر جائے۔ تب اسکی کچھ نشانیاں ہوتی ہیں۔ جس سے انسان کے آخری وقت کا پتہ لگتا ہے۔ وہی اس میں درج ہیں۔ قیمت ۵/

وِش میں امرت } اس کتاب میں افیون۔ کچلہ اور بچھناگ۔ آک۔ دھتورہ وغیرہ نباتی زہروں کے مفید نسخے دیئے گئے ہیں جو چیزیں موت کا سبب ہوتی ہیں انہی کے اندر امرت پوشیدہ ہے۔ قیمت اردو ۶/ ہندی ۱۴/

دودھ نباتات } اسمیں دودھ والی تمام نباتات کے دودھ کے فوائد اور اس سے جو ادویات یا کشتہ جات بن سکتے ہیں۔ ان کا ذکر ہے قیمت اردو ۶/ ہندی ۸/

خط و کتابت و تار کا پتہ:- **امرت دھارا - لاہور**

المشتہر
منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاکخانہ - لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲۰ مارچ۔ برطانی حملوں کے خوف سے جرمنی سے ۵۹ ہزار جرمن بچے معہ ایک ہزار مدرسوں کے باہر بھیج دیئے گئے ہیں۔ فرینکفورٹ سے بھی ہزاروں بچے [illegible] بھیجے گئے ہیں

لنڈن ۲۰ مارچ۔ پارلیمنٹ نے ایک نیا قانون مرتب کیا ہے جس کے مطابق ان تمام شہریوں کو فوجی خدمات کے لئے بلایا جائے گا جنہیں حکام موزوں سمجھیں۔

ایتھنز ۲۰ مارچ۔ ریڈیو سے یونانیوں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے البانیہ کے سب سے بڑے جنگی مورچہ ٹریبی لینی پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور بہت سا اسلحہ ان کے قبضہ میں آیا ہے

لنڈن ۲۱ مارچ۔ انگریزی بمباروں نے کل رات لوریان کے جرمن اڈے پر بم برسائے۔ بحیرہ اٹلانٹک میں حملوں کے لئے یہ بڑے کام کی چھاؤنی ہے۔ جرمنی پر حملہ کے لئے برطانی جہاز موسم کی خرابی کی وجہ سے نہ جا سکے۔ برطانیہ پر جرمن حملہ گذشتہ شب معمولی تھا۔ ایک شہر پر آتش افروز بموں سے کئی دکانوں میں آگ لگ گئی۔ جانی نقصان کم ہوا۔

بغداد ۲۱ مارچ۔ عراق کے وزیر خارجہ نے مسٹر ایڈن سے جو بات چیت کی تھی۔ اس کی رپورٹ عراق پارلیمنٹ کے پیش کر دی ہے۔ اس کے متعلق سرکاری بیان چھاپا جائے گا آپ نے کہا کہ ہم دونوں نے صاف صاف باتیں کیں۔ جس سے دونو ملکوں میں دوستی اور پختہ ہو گئی۔

بلغراد ۲۱ مارچ۔ گذشتہ شب یوگوسلاویہ کی کیبنٹ کا جلسہ ہوا۔ اس کے بعد سے بہت سی افواہیں پھیل رہی ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ جرمنی سے مل جائے گا۔ ہنگری کے وزیر خارجہ کو برلن بلایا گیا ہے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ہنگری کے ذریعہ اس پر دباؤ ڈالا جائے گا۔

لنڈن ۲۱ مارچ۔ سائپرس میں مسٹر ایڈن اور مسٹر سراج اوغلو کی ملاقات کے متعلق مقامی اخبار لکھتے ہیں کہ [illegible] سے بلقانی ممالک کے حالات بہت جلد بہتر ہو جائیں گے۔ مسٹر سراج اوغلو کل سائپرس سے انقرہ پہنچ گئے۔ اور صدر ترکی سے ملنے کے بعد پارلیمنٹ کے سامنے رپورٹ پیش کی۔ خیال ہے کہ گفتگو سالونیکا۔ دردانیال کے کھلا رکھنے اور روس کے رویہ کے متعلق ہوئی۔

لنڈن ۲۱ مارچ۔ کینیڈا پارلیمنٹ میں فنانس منسٹر نے ریزولیوشن پیش کیا تھا۔ کہ اس سال جنگی کاموں کے لئے سوا تیئس کروڑ پونڈ منظور کئے جائیں۔ یہ منظور کر لیا گیا ہے

دہلی ۲۱ مارچ سنٹرل اسمبلی میں ایک نئی پارٹی انڈیپنڈنٹ پارٹی کے نام سے قائم ہوئی۔ جس کے صدر مسٹر ہنری گڈنی اور نائب صدر سر عبد الحلیم غزنوی ہونگے۔ پارٹی نے سپیکر سے درخواست کی ہے کہ ان کے لئے الگ بنچ مہیا کئے جائیں۔

کلکتہ ۲۱ مارچ۔ ڈھاکہ کی حالت اب سدھر رہی ہے چنانچہ رات بالکل امن رہا مگر آج تیسرے پہر پھر جھگڑا شروع ہو گیا۔ اب تک بیس آدمی مر چکے ہیں اور ۱۲۵ زخمی ہوئے ہیں۔ آج سویرے مسٹر فضل الحق نے امن قائم کرنے کے لئے کانفرنس منعقد کی اور دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ آج کلکتہ میں پارٹی لیڈروں کا ایک اور جلسہ ہونے والا تھا مگر نہ ہو سکا۔ کیونکہ بہت سے لیڈر ڈھاکہ گئے ہوئے تھے۔

کراچی ۲۱ مارچ گذشتہ دنوں حکومت سندھ کی طرف سے یہ حکم جاری کیا تھا کہ کوئی شخص اپنے پاس نہ تو چرس رکھ سکتا ہے اور نہ ہی اسے فروخت کر سکتا ہے۔ آج کراچی میں چیف کورٹ کے بنچ نے ایک فیصلہ دیتے ہوئے لکھا کہ گورنمنٹ کو یہ حکم دینے کا اختیار نہیں تھا۔

لکھنؤ ۲۱ مارچ آج یو پی میں جنگی ہفتہ کے پروگرام کا آغاز کرتے ہوئے گورنر یو پی نے ایک تقریر کی جس میں بتایا کہ صوبہ یو پی اب تک لڑائی کے فنڈ میں ۵۰ لاکھ روپے دے چکا ہے۔

نئی دہلی ۲۱ مارچ گورنمنٹ آف انڈیا کے پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف ڈیپارٹمنٹ نے انگریزی بیڑہ کے لئے ایک اور ہوائی جہاز دیا ہے۔ اس جہاز کا نام انڈین ٹیلیگراف رکھا جائے گا۔ اس سال کے شروع میں اس ڈیپارٹمنٹ نے جو جہاز دیا تھا اس کا نام انڈین پوسٹ رکھا گیا تھا۔ امید ہے کہ یہ ڈیپارٹمنٹ ایک تیسرے جہاز کے لئے بھی چندہ اکٹھا کریگا۔

نئی دہلی ۲۱ مارچ آج سنٹرل اسمبلی میں آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے فوج کے لئے کھانے پینے کی چیزیں مہیا کرنے کے بارہ میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا گورنمنٹ نے کچھ پھلوں کے لئے افغانستان کے لوگوں کو ٹھیکہ دیا ہے پہلے بعض ہندوستانی فرموں کو آرڈر دیا گیا تھا مگر وہ صرف ۳۴۳ ٹن پھل مہیا کر سکے ایک اور ممبر نے کہا کہ اسمبلی کا اجلاس شروع ہونے سے پہلے یہ معلوم ہو جانا چاہیئے کہ کون کون بل پیش ہوگا۔ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کہا جہاں تک ممکن ہوگا اس پر عمل کرنے کی کوشش کی جائے گی مگر مشکل یہ ہے کہ کئی دفعہ اجلاس جاری ہو جانے کے بعد بل پیش کرنے کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور کئی بل ایسے ہوتے ہیں جن کے متعلق پہلے اطلاع دینا مناسب نہیں ہوتا۔

نئی دہلی ۲۱ مارچ آج سنٹرل اسمبلی میں چار غیر سرکاری بل پیش ہوئے جن میں سے ایک مسٹر کاظمی نے پیش کیا۔ جس کا مقصد طلاق کے قانون میں ترمیم کرنا ہے۔

جنیوا ۲۱ مارچ حکومت جرمنی وشی گورنمنٹ کو اس بات پر مجبور کر رہی ہے کہ لوگوں کو فرانس سے نکل کر فرانسیسی نو آبادیات میں جانے کی اجازت نہ دی جائے۔

لنڈن ۲۱ مارچ۔ ترکی کے اخبارات نے آج بڑے زور سے یہ لکھا ہے کہ بلقانی ممالک میں یوگوسلاویہ بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی تمام اخبارات نے پھر بڑے زور سے اس بات کو دہرایا ہے کہ ترکی پختہ ارادہ کر چکا ہے۔ کہ وہ اپنی آزادی پر آنچ نہیں آنے دے گا

لنڈن ۲۱ مارچ۔ رائٹر نے یہ خبر دی تھی کہ یونانی فوجیں البانیہ کی مشہور اطالوی چھاؤنی ٹپیلینی میں داخل ہو گئی ہیں مگر ایتھنز سے اس خبر کی ابھی تصدیق نہیں ہوئی۔

لنڈن ۲۱ مارچ پچھلے ہفتہ یونانیوں نے جس بہادری سے اطالویوں کا مقابلہ کیا ہے اس کی لنڈن کے فوجی ماہرین نے بڑی تعریف کی ہے ان حملوں میں ۲۵ ہزار اطالوی کھیت رہے اور تین ہزار قیدی بنائے گئے قیدیوں میں ایک مسولینی کا رشتہ کا بھائی بھی ہے۔

لنڈن ۲۱ مارچ۔ کیرن کی اطالوی فوج جی توڑ کر مقابلہ کر رہی ہے۔ اس شہر کو پہاڑیوں نے گھیر رکھا ہے اس لئے اطالوی اس قدرتی مورچہ سے فائدہ اٹھا رہے ہیں لیکن ہماری فوجیں بھی بڑی ہوشیاری سے اپنا گھیرا آہستہ آہستہ تنگ کرتی جا رہی ہیں۔ ساتھ ہی انگریزی ہوائی جہاز حملہ کر کے اطالویوں کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر رہے ہیں۔

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی